مولانا عزیز زبیدی (منڈی واربرٹن)

الاستفتاء

ایک صاحب نے چند دلچسپ سوال کئے ہیں جن کا ماحصل یہ ہے:

۱۔ کہتے ہیں کہ کعبہ شریف اولیاء اللہ کی زیارت کیلئے جایا کرتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

۲۔ جو لوگ گیارھویں دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم ارواح .. دیتے ہیں، اس میں کیا حرج ہے؛ غریبوں کا تو کم ازکم فائدہ ہو جاتا ہے، یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ اس کی تردید یا تائید میں لڑیں یا جھگڑیں، جدید طبقہ اس کا بہت مذاق اڑاتا ہے۔

۳۔ جو فرقہ کہتا ہے کہ رسولِ پاکؐ نور ہیں، کم ازکم بشر کہنے کی نسبت تو اس میں ادب ہی ہے، اس میں چڑنے کی کیا بات ہے؟

۴۔ مولویوں نے ۷۳ فرقے بنا کر مسلمانوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے، کم ازکم مولویوں کو یہ گناہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ مختصراً!

الجواب:

یہ ایک طویل استفتاء ہے جس میں مستفتی نے خود فتوے بھی دیئے ہیں، طنزیں بھی کی ہیں، مشورے بھی دیئے ہیں اور استفسار بھی کیا ہے۔ بہر حال یہ ایک جدید قسم کا استفتاء ہے، اس سے زیادہ عجیب تر ان کا پتہ ہے: ایک ہرجائی، لامکاں، بہاولپوری ——— لفافہ پر جو مہر ہے وہ ملتان کی ہے ——— ایسے لامکاں کے استفتاء کا جواب ضروری نہیں تھا، تاہم جواب دیا جا رہا ہے کیونکہ یہ ایک عام مرض ہے۔

۱۔ کعبہ شریف زیارت کو چلا ہے: جب سے کعبۃ اللہ (شرفہا اللہ تشریفاً) وجود میں آیا ہے، اب تک

کروڑوں ملائکہ، انبیاء اور رسل اس کے طواف اور زیارت کو تشریف لائے ہیں۔ لیکن قرآن و حدیث میں کسی بھی جگہ اس کا کوئی نشان نہیں ملتا کہ کبھی انکی زیارت کو کعبہ بھی تشریف لے گیا ہو۔ بہرحال اوہام پرست لوگوں نے یہ قصے گھڑے، غیر محقق صوفیاء اور فقہاء نے کرامتؒ خرق عادت" کے طور پر اصولی حیثیت سے اسے تسلیم کیا ہے۔ ردالمحتار شرح الدرالمختار میں ہے کہ "متعدد کتب فتاویٰ سے "بحر" میں نقل کیا گیا ہے کہ اصحاب کرامت کی زیارت کیلئے اگر کعبہ کو منتقل کر دیا جائے تو سرزمین کعبہ کی طرف رخ کرکے جو نماز پڑھی جائے گی، جائز ہوگی:

"وفی البحر عن عدۃ الفتاوی: الکعبۃ اذا رفعت مکانھا لزیارۃ اصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلوٰۃ الی ارضھا" (ردالمحتار شرح الدرالمختار ص۲۹۰ مبحث فی استقبال القبلۃ و بحر الرائق ص۳)

امام نسفی حنفی نے بھی اس خرق عادت کو اصولاً تسلیم کیا ہے:

"ثم قال (ای امام الحرمین) الانصاف ما ذکرہ الامام النسفی حین سئل عما یحکی ان الکعبۃ کانت تزور احدا من الاولیاء ھل یجوز القول بہ فقال نقض العادۃ علیٰ سبیل الکرامۃ لاھل الولایۃ جائز عند اھل السنۃ قلت النسفی ھذا ھو الامام نجم الدین عمر مفتی الانس والجان راس الاولیاء فی عصرہ او من شرح الوھبانیۃ وتمامہ فیہ واللہ سبحانہ اعلم" (ردالمحتار ص۳)

؎ گلہ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہل حرم سے ہے،
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری! (بانگ درا)

اس بات کو اصولاً تسلیم کر لینے کے بعد سوال پیدا ہوا کہ "جب کعبہ اپنی جگہ پر نہ رہا تو پھر نمازوں کا کیا بنا؟" اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ:

"نماز میں جو قبلہ توجہ ہے وہ کعبہ کے در و دیوار نہیں ہیں بلکہ زمین کا وہ ٹکڑا ہے جہاں در و دیوار ہیں!

"لیس المراد بالقبلۃ الکعبۃ التی ھی البناء المرتفع علی الارض" (ردالمحتار ص۲۹۰)

"المعتبر فی القبلۃ العرصۃ لا البناء" (تنویر الابصار مع الدرالمختار ص۲۹)

وفی شرح الطحاوی: الکعبۃ اسم للعرصۃ فان الحیطان لو وضعت فی مواضع آخر فصلی الیھا لا یجوز" (کبیری ص۲۲۳)

یہ حصہ تحت الثریٰ (ساتویں زمین) سے لے کر عرش بریں تک ہے:

"فهي من الارض السابعة الى العرش" (الدر المختار ص۴۹) "صرح بذلك في الفتاوى الصوفية معزيا للحجة" (رد المختار ص۲۹/۱)

ہمارے نزدیک یہ بھی تکلف ہے، قرآن حکیم نے کعبہ کو "بیت" (گھر) کہا ہے:

"جعل الله الكعبة البيت الحرام" (مائدة ع۱۳)

"اللہ نے کر دیا کعبہ کو جو کہ گھر ہے بزرگی والا" (ترجمہ شیخ الہند)

سب سے پہلا یہ گھر ہے جسے کعبہ بنایا گیا:

"ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة" (آل عمران ع۱۰)

"بیت" (گھر) اس جگہ کا نام ہوتا ہے جو چار دیواری، زمین اور چھت پر مشتمل ہو، تنہا چٹیل میدان کو کبھی کسی نے "بیت" (گھر) نہیں کہا ـــــ اور اسی گھر کو قبلہ قرار دیا گیا ہے جس کی طرف رخ کرنے، نماز پڑھنے اور طواف کرنے کو کہا گیا ہے:

"طهر بيتى للطائفين والقائمين والركع السجود" (الحج ع۴)

اس لئے یہ بیت (گھر) کہیں اور تشریف لے جائے تو صرف "سر زمین" کی طرف رخ کرنا، بیت اللہ کی طرف رخ کرنا کیسے بنے گا؟

کعبہ کی چار دیواری کے سایہ کو سایۂ کعبہ صحابہؓ نے کہا:

"يقول خباب اتيت النبى صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة فى ظل الكعبة" (بخاری ص۵۴۳)

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ "چھوٹی پنڈلیوں والے حبشی کعبہ کو برباد کریں گے" (بخاری ص۲۱۶/۱)

تو کیا کعبہ کی یہ ویرانی تحت الثریٰ سے عرش تک ہو گی یا صرف کعبہ کی چار دیواری کی؟

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ "کثرت سے طواف کر لو، اس سے پہلے کہ کوئی درمیان میں حائل ہو جائے، میں دیکھ رہا ہوں کہ اسے چھوٹی پنڈلی والا ڈھا رہا ہے" (فتح الباری ص۴/۱۱)

اگر بات یہ تھی کہ کعبہ کی چار دیواری کے اٹھ جانے سے اس میں کچھ فرق نہیں پڑ سکتا تو پھر اس کے اٹھ جانے سے بھی طواف کرنے والوں کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں پڑنی چاہیئے ـــــ کیونکہ کعبہ کے کوٹھا کے ڈھ جانے سے تحت الثریٰ سے عرش تک کعبہ نہیں ڈھ جائیگا۔ طواف تراب بھی ممکن ہے بہرحال ہمارے نزدیک فقہاء اور متصوفین نے بعض شخصیتوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے جو افسانے گھڑے ہیں، وہ بالکل بے اصل اور بیت اللہ کی تخریب کیلئے راہ ہموار کرنے کے مترادف ہے کہ یہ ڈھ بھی جائے تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا، گویا کہ ہم سے

کہا جارہا ہے کہ اگر یہ ڈھ بھی جائے تو دل مضبوط رکھئے، آپ کا کچھ بھی نہیں بگڑے گا۔ اس کے بغیر نمازیں بھی ہوسکتی ہیں اور حج بھی، اناللہ!

زمین مع چاردیواری کا نام کعبہ ہے، کیونکہ اس کو بیت اللہ کہتے ہیں، تنہا زمین کو "بیت" نہیں کہا جاتا۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ کرامات کے سلسلے میں بات صرف کعبہ تک نہیں رہی بلکہ طی الارض المسافۃ کے سلسلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر ایک شخص مشرق میں بیٹھ کر ایک ایسی عورت سے نکاح کرتا ہے جو مغرب میں رہتی ہے اور پھر اسے بچہ بھی ہو جاتا ہے تو وہ بچہ اسی شخص کا شمار ہو گا کیونکہ وہ صاحبِ کرامات ہے، زمین اس کیلئے سمٹ گئی اور اس نے حقیقۃً وظیفۂ زوجیت ادا کر لیا:

"قلت یدل لہ ما قالوا فیمن کان بالمشرق وتزوج امرأۃ بالمغرب فاتت بولد یلحقہ" (رد المحتار ص۳۱/۳)

۵ مکوم کو پیروں کی کرامات کا سودا

ہے بندۂ آزاد خود اک زندہ کرامات

سوال یہ ہے کہ اگر اصل مقصود وہ زمین اور فضا ہے جہاں کعبہ کی چاردیواری ہے تو پھر اگر زیارت کو جانا تھا تو اس زمین کو تا عرش مع فضا جانا چاہیئے تھا، کیونکہ بنیادی شئے یہی چیز ہے۔ اگر اس حد تک کسی ولی اللہ کیلئے اعزاز ممکن تھا تو اس کے سب سے زیادہ سزاوار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ مگر آپ کو مع ایک لاکھ قدسی صفات صحابہؓ خود چل کر کعبہ کی زیارت کو جانا پڑا جس کے حضور جھک کر چاند کو آسمان سے حاضری دینا پڑی، اس گرامی قدر اور عظیم ہستی کیلئے کعبۃ اللہ کی چاردیواری کی ارزانی نہ ہو، انصاف کی بات نہیں ہے۔ ہم یہ بات خدا کی قدرت کے اعتبار سے نہیں کہہ رہے کیونکہ اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں، ایک واقعہ کے لحاظ سے کہہ رہے ہیں کہ ایسی محیر العقول بات ہوئی ہو اور کسی اہل نظر نے کعبہ کی جگہ کو خالی نہ پایا ہو۔ اور اگر پایا بھی ہو تو اس کو کسی کمزور سے کمزور روایت کا درجہ بھی حاصل نہ ہو، ایک اہم واقعہ کے لحاظ سے انہونی بات ہے —— فتدبر و تفکر!

گیارھویں شریف:

ایصالِ ثواب کی بات اور ہے۔ اور یہ بات بھی محلِ نظر ہے کہ وہ ایصالِ ثواب کیلئے ایسا کرتے ہوں ورنہ کبھی کچھ اور بھی ان کی ارواح دیتے، کھیر اور دودھ کی گیارھویں پر اصرار کسی اور ذہنیت کا غماز ہے۔ دراصل یہ ہندوؤں کی ایک رسم کا چربہ ہے۔ علامہ ابوریحان بیرونی (ف ۴۴۲ھ/۱۰۴۸ء) نے ہندوستان